بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نظرات

آج سے کوئی چونتیس پینتیس برس پہلے کی بات ہے، قاہرہ کے مشہور اخبار "الاہرام" کے صفحات پر فرید وجدی آفندی ("آفندی" مصر میں "مسٹر" کے مرادف ہے) اور شیخ تفتازانی ("شیخ" مصر میں ہمارے ہاں کے لفظ "مولانا" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے) کے درمیان مصطفیٰ کمال اتاترک نے ترکی میں جو اصلاحات کی تھیں، ان کے بارے میں بحث چھڑ گئی۔ فرید وجدی وہ بزرگ ہیں، جنہوں نے اکیلے دائرۃ المعارف الاسلامیہ مرتب کی تھی۔ موصوف کی ایک کتاب کا اردو ترجمہ جو مسلمان عورتوں کے لئے پردے کی حمایت میں تھی، مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے چھپ چکا ہے۔ بعد میں فرید وجدی کافی آزاد خیال ہو گئے تھے، یہاں تک کہ وہ اتاترک کی اکثر اصلاحات کی حمایت کرنے لگے۔ آخر عمر میں ان کو جامعہ ازہر کے ماہنامہ "الازہر" کا مدیر مقرر کیا گیا تھا۔

شیخ تفتازانی گو صاحب طریقت بزرگ تھے۔ لیکن انگریزی اچھی خاصی جانتے تھے، اور اخبارات میں اکثر ان کے مضامین آتے تھے۔ فرید وجدی اور شیخ تفتازانی کی اس بحث نے کافی طول کھینچا۔ آخر الذکر جس اصلاحی اقدام کو خلاف اسلام ثابت کرتے، فرید وجدی اس کے جواز میں کسی نہ کسی فقیہہ کا قول پیش کر دیتے۔ شیخ تفتازانی کو اتاترک کی اصلاحات پر سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ قرآن مجید کا ترکی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور اس ترجمے کو اصل عربی کی جگہ دینے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ فرید وجدی نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا کہ قرآن کا اصل مقصود اسے سمجھنا اور اس کے مطالب کو ذہن نشین کرنا ہے۔ اگر ایک شخص عربی نہیں جانتا۔ اور قرآن مجید بغیر سمجھے پڑھتا ہے۔ تو اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ اس کا اپنی زبان میں ترجمہ پڑھے تاکہ وہ قرآن مجید کا مفہوم سمجھ سکے۔ اپنے اس خیال کی تائید میں انھوں نے